JOURNAL OF ACADEMIC RESEARCH FOR HUMANITIES
ISSN 2663-192x

HJRS Link: [Journal of Academic Research for Humanities (HEC-Recognized for 2022-2023)]
Edition Link: [Journal of Academic Research for Humanities, 3(2) April-June 2023]
License: [Creative Commons Attribution-Share Alike 4.0 International License]
Link of the Paper: https://www.jar.bwo.org.pk/index.php/jarh/article/view/154/version/154

GLOSSARY AND GLOSSARIES OF IQBAL'S POETRY: AN ANALYTICAL STUDY

فرہنگ اور فرہنگ ہائے کلامِ اقبال: تجزیاتی مطالعہ

Corresponding & Author: **Niaz Ahmad**, PhD Scholar, Islamia University Bahawalpur, Email: iazkulya@gmail.com

Author 2: **Dr. Muhammad Asghar Sial**, Assistant Professor, Islamia University Bahawalpur Email: Muhammadasghar@iub.edu.pk

Paper Information

Citation of the paper:
(APA) Ahmad, Niaz and Sial, Muhammad Asghar. (2023). Glossary and Glossaries of Iqbal's Poetry: An Analytical Study. Journal of Academic Research for Humanities, 3(2), 1.

Subject Areas:
1 Literature
2 Urdu Language
3 Humanities

Timeline of the Paper:
Received on: 05-02-2023
Reviews Completed on: 02-04-2023
Accepted on: 07-04-2023
Online on: 10-04-2023

Recognized:

Published by:

Abstract

Glossaries of Poetry are important for understanding the comprehension thoughts of poets. Dictionaries were compiled on the poetry of many poets in history. A qualitative approach with an analytical method is used in this research. The personality of Dr Muhammad Iqbal (1977-1938) also needs no introduction. Many glossaries compiled on Iqbal's poetry have been introduced. Glossaries have been compiled containing the explanation and interpretation of every word, composition, hint, and gesture of Iqbal's poetry. Through these gets guidance in understanding Iqbal's thoughts. In these glossaries along with the word techniques that are used for the understating of Iqbal's thoughts, the Scholars involved in Iqbal's poetry have also been introduced. Along with the literal meanings of the word, the term meanings are also written. In the tradition of glossaries, compiling a glossary on Kalam-e-Iqbal is a great effort.

Keywords: Glossaries, comprehension, explanation, interpretation, literal meanings, term meanings

ابتدائیہ:

فرہنگ اور لغت کو عموماً ایک ہی مطلب کے طور پر سمجھا جاتا رہا ہے لیکن موجودہ دور میں فرہنگ اور لغت میں واضح طور پر فرق کی بنا پر انھیں الگ الگ تناظر میں دیکھا جاتا ہے۔ فرہنگ فارسی زبان کا لفظ ہے انگریزی میں اس کے لیے "glossary" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ کسی شاعر یا ادیب کے کلام میں شامل الفاظ کے مرادی معانی کے لحاظ سے فرہنگ مرتب کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کو مشاہیر اسلام میں ایک بلند مقام حاصل ہے۔ ان کے کلام پر مرتبہ فرہنگیں، قارئین کو ان کے مطالب سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔

فرہنگ کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم

فرہنگ کے لغوی معانی کا اندراج اللغات میں کچھ یوں ہے: "جامع اللغات" میں عبدالحمید کے مطابق: "۱۔ لغات فارسی جس میں الفاظ و معانی کی تحقیق ہو۔ ۲۔ کسی خاص کتاب کے مشکل الفاظ کے معنوں کی کتاب، ۳۔ لغت، ۴۔ دانائی ۔ دانش۔ عقل، ۵۔ کیکاؤس کی ماں" (عبدالحمید، ۱۹۸۹)۔

"فیروز اللغات" میں مقبول بیگ درخشانی کے مطابق: "تعلیم ۔ دانش - آموزش علم ۔ ترتیب۔ ادب۔ قاموس۔ کتاب لغت" (درخشانی، ۲۰۰۴ء)۔

فرہنگ کے درج بالا لغوی معانی میں زیادہ تر علم و دانش اور کتاب لغت کے ہیں۔ اردو زبان میں یہ لفظ صرف کتاب لغت کے معنی میں استعمال ہو تا رہا۔ اردو کے کچھ لغت نویسوں نے اپنی لغات کے عنوان میں بھی "لغت" کی بجائے "فرہنگ" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جیسے "فرہنگ آصفیہ"، "فرہنگ اثر" و غیرہ کیوں کہ ان کے خیال میں دونوں الفاظ ایک دوسرے کے مترادف ہیں۔

شاہینہ تبسم کے مطابق "لغت" اور "فرہنگ" یہ دونوں الفاظ اردو زبان میں کچھ اس طرح استعمال ہو رہے ہیں کہ عام قاری ان کے درمیان فرق نہیں کرتا۔ عام قاری کے علاوہ کچھ تعلیم یافتہ لوگ بھی غلط فہمی کی وجہ سے فرق نہیں کر سکتے۔ دراصل اس غلط فہمی کو ہمارے لغت نگاروں کی وجہ سے فروغ ملا ہے (تبسم، ۱۹۸۳ء، ۱۵)۔

بلاشبہ اردو میں فرہنگ اور لغت کے ہم مطلب ہونے کا ابہام موجود ہے۔ اس میں لغت نویسوں کو قصور وار بھی نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اردو میں لغت نویسی کے لیے فارسی میں مستعمل اصطلاحات اور الفاظ سے مدد لی گئی ۔ فارسی میں بھی فرہنگ کا لفظ لغت کے لیے مستعمل تھا جس میں فارسی زبان کے تمام الفاظ شامل ہوتے تھے جیسے "فرہنگ نظام"، "فرہنگ آنند راج" اور "فرہنگ رشیدی" و غیرہ جب کہ فارسی میں عام کتاب لغات کے علاوہ ایسی فرہنگیں بنانے کا رواج بھی تھا جو صرف شعری متون پر مشتمل ہوتی تھیں۔

ڈاکٹر محمد ضیاءالرحمن انصاری کے مطابق فارسی زبان میں کتب لغات کی دو اقسام ہیں۔ پہلی قسم میں صرف ایسے الفاظ شامل کیے جاتے ہیں جو شاعری میں مستعمل ہوتے ہیں۔ دوسری قسم میں فارسی زبان کے تمام الفاظ بلا تخصیص شامل کر لیے جاتے ہیں۔ چوں کہ شاعری میں استعمال ہونے والے الفاظ کی زبان کو معیاری اور مستند سمجھا جاتا تھا۔ الفاظ کے معانی متعیّن کرنے کے لیے اشعار ہی سے استفادہ حاصل کیا جاتا تھا۔ پہلی قسم کی لغت کو اشعار کی شرح بھی کہا جاتا تھا اور ان کا بنیادی مقصد شعرا کے کلام کی تفہیم کے لیے رہنمائی حاصل کرنا ہوتا تھا (انصاری، ۱۹۹۸ء، ۹)۔ گو یا فارسی میں فرہنگ اور لغت کے درمیان فرق ہونے کے باوجود عموماً ایک ہی اصطلاح استعمال ہوتی رہی ۔ اردو زبان میں بھی اسی وجہ سے فرہنگ اور لغات کے معنی میں ابہام پید ا ہوا اور ایک ہی معانی میں استعمال ہوتے رہے۔ بہتر یہی تھا کہ لغت اور فرہنگ کو الگ الگ دائروں میں متعین کر لیا جاتا مگر ہم ماضی کے کام کو فرہنگ اور لغت کے دائروں کی تقسیم کر کے تنقید کی بجائے تخلیق کا رویہ اپنائیں۔ اب فرہنگ اور لغت میں حدِ فاصل قائم ہو چکی ہے۔ لغات اور فرہنگ کے مفہوم میں نہ صرف اختلاف پایا جاتا ہے بل کہ ایک دوسرے کے اندارج کے اصولوں سے بھی انحراف کیا جا چکا ہے۔

جب ایسی فرہنگیں مرتب کی جائیں جو متن میں شامل تمام الفاظ کا احاطہ کرتی ہوں تو یہ فرہنگیں ایسے لغت کی تیاری میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں جس سے ہمیں الفاظ کی تفہیم میں آسانی ہوگی۔ زمان و مکان کے تغیّر سے زبان میں بھی تبدیلی ہوتی ہے۔کسی بھی عہد کی تمام فرہنگیں ہوں گی تو اس عہد کی معلومات آسانی سے مل جائیں گی۔ اس عہد کے نمائندہ ادیب کا کردار بھی اس سلسلے میں معاون ثابت ہو گا۔اس کے لیے ضروری ہے کہ عہد بہ عہد تمام ادباء کی فرہنگیں تیار کروائی جائیں تاکہ وقت کی تبدیلی سے لسانی خصوصیات کے بارے میں معلومات مل سکے۔ لغات کی طرح فرہنگیں بھی سرمایۂ الفاظ کا ذخیر ہ ہوتی ہیں اس سے بھی لفظ کے عہد بہ عہد بدلتے مفہوم کا صحیح اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کون سا لفظ کسی عہد میں کن معنوں میں مستعمل رہاہے۔ فرہنگیں ان الفاظ کو معانی کے ساتھ آنے والی نسلوں تک صحیح سلامت منتقل کرتی ہیں۔ لغات میں شامل نہ ہونے والے کچھ الفاظ کو فرہنگیں محفوظ کر لیتی ہیں اور آنے والی نسلیں ان سے استفادہ کرتی ہیں۔ ان کے شعرا، علم ، ان کے سوچنے سمجھنے کے انداز،رہن سہن اور رسم و رواج کا پتہ بھی انھیں الفاظ کی مدد سے لگتاہے۔احمد دین۔بی۔اے یوں رقم طراز ہیں: ”الفاظ تو ایک زمانے کے ذہنی خزانے آئندہ نسلوں کو پہنچاتے ہیں اور اپنے اس قیمتی بوجھ سے لدے ہوئے وقت کے بحر ذخائر میں سے جہاں سلطنتیں تباہ ہو چکی ہیں اور ادنی درجہ کی زندگی اور متحرک گمشدگی میں پڑ گئی ہیں۔ یہ امن و امان عبور کر جاتے ہیں“(بی۔اے،س ن،۳۰)۔

اقسام فرہنگ:

فرہنگ نویسی کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ ادبی فرہنگیں

۲۔ غیر ادبی فرہنگیں

ادبی متون کی تیار ہونے والی فرہنگوں کی تقسیم کچھ اس طرح سے ہے۔ گل بازبانو کے مطابق:”۱۔ایسی فرہنگیں جو ادیب یاشاعر کے پورے متن کا احاطہ کرتی ہیں۔۲۔ ایسی

فرہنگ کا بنیادی مقصد بھی متن میں موجود الفاظ کی تفہیم کرنا ہو تا ہے۔کسی متن میں موجود مشکل الفاظ ، تراکیب، تلمیحات اور محاورات وغیرہ کو درج کر کے ان کی تشریح و توضیح کی جاتی ہے۔ضرورت واہمیت کے لحاظ سے فرہنگ میں کلاسیکی متون میں مستعمل بہت سے الفاظ ایسے ہوتے ہیں جس سے آج کا قاری ناواقف ہے۔مشکل اور نامانوس الفاظ سے واقفیت نہ رکھنے والے قارئین کے لیے اس کی ضرورت واہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

اس سلسلے میں ڈاکٹر محمد خان اشرف اور ڈاکٹر عظمت رباب " فرہنگ اردو کلیات غالب ”میں کہتے ہیں کہ موجودہ دور میں اردو زبان بولنے والے اپنے فارسی اور عربی منابع سے دور ہو چکے ہیں۔رہنمائی حاصل کرنے کے لیے لغات سے مدد لی جاسکتی ہے۔لغت میں عام طور پر ہر ایک لفظ کے تمام مستعمل معانی دیے جاتے ہیں۔اس کے برعکس کسی شاعر کے کلام کو جاننے کے لیے اس مفہوم تک رسائی ضروری ہے جو شاعر کا اصل مقصود ہے۔فرہنگوں کے ذریعے شعرا کے کلام کو سمجھنے کے لیے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے(عبدالحق،۱۹۷۷ء، ۴۹)۔ کلاسیکی شعرا کے کلام میں کچھ ایسے الفاظ، مرکبات ، اصطلاحات اور تلمیحات ہیں جن سے آج کا قاری نہیں رکھتاہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کلاسیکی شعرا حضرات شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ مذاہب، فلسفہ، منطق، ، اساطیر،، عروض و قافیہ، صرف و نحو اور مختلف النوع فنون اور پیشوں کا علم رکھتے تھے ۔ ان تمام اصطلاحات کو سمجھنے میں فرہنگ نویسی ہماری معاونت کرتی ہے۔

فرہنگ نویسی، لغت نویسی میں بھی معاون ثابت ہوتی ہیں۔ عمدہ فرہنگ تیار کی جائے گی تو عمدہ لغت کے لیے معاون ثابت ہو گی جو تمام کلاسیکی متون کے ساتھ ساتھ زبان و ادب کا احاطہ کرے ۔ اردو لغت تاریخی اصولوں پر“،”فرہنگ کلیات میر“ وغیرہ جیسی لغات میں بھی ایک قادر الکلام شاعر کے کلام میں مستعمل تمام کے تمام الفاظ ، تراکیب اور محاورات شامل نہیں ہیں (عبدالرشید، ۲۰۱۲ء،مقدمہ)۔

ایک متن سے زیادہ متون شامل کرنے والی فرہنگوں میں مختلف متون سے الفاظ منتخب کر کے اس کے مفاہیم بیان کیے جاتے ہیں۔ یہ فرہنگیں اصناف پر بھی ہو سکتی ہیں اور مختلف متون میں سے مخصوص الفاظ لے کر ان کی تفہیم پر بھی مشتمل ہو سکتی ہیں۔''اردو مثنوی کی فرہنگ'' یہ فرہنگ اس قسم کی فرہنگوں کی ایک مثال ہے (بانو، ۲۰۱۵ء،۱۰)۔

غیر ادبی فرہنگوں میں زیادہ تر ایسی فرہنگیں شامل ہیں جس میں اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ غیر ادبی فرہنگوں کا آغاز مستشرقین کی برصغیر میں آمد سے ہوا۔ یہاں کی زبان کو سمجھنے کے لیے انھوں نے قواعد اور لغات کی کتب مرتب کیں۔ دراصل مستشرقین کو آغاز میں جن لوگوں کو اپنے پیشے کے متعلق کام پڑا تو اس لیے ان کے لیے ضروری ہو گیا کہ پیشہ ورانہ اصطلاحات کو سمجھا جائے۔ اس لیے انھوں نے مخصوص اصطلاحات اور مقامی زبان کے الفاظ کے حوالے سے فرہنگیں مرتب کیں۔ غیر ادبی فرہنگوں کی اقسام کے بارے میں گل بازیوں رقم طراز ہیں:'' غیر ادبی فرہنگوں کو ہم دو اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں ۔ ۱۔ اصطلاحات پر مبنی فرہنگیں،۲۔ محاورات اور لسانی خصوصیات پر مبنی فرہنگیں''(بانو،۲۰۱۵ء،۱۰۵)۔

اصطلاحات پر مبنی فرہنگوں میں طب، فلکیات ، بحری اصطلاحات ، مال گزاری اور طبیعات کی اصطلاحات پر مبنی مواد شامل ہوتا ہے۔ محاورات اور لسانی خصوصیات پر مبنی فرہنگوں میں کسی خاص عہد کے محاورات اور الفاظ کو شامل کیا جاتا ہے۔

روایت فرہنگ کلام اقبال

کلام اقبال کو جاننے کے لیے کچھ لوگوں نے اپنی استطاعت کے مطابق کام کیا ہے تاکہ قاری اور اقبالیات کے طلبہ کو فکرِ اقبال سمجھنے میں آسانی ہو۔ اس سلسلے میں کلام اقبال کے ہر لفظ، ترکیب، تلمیح اور اشارے کی توضیح و تشریح پر مشتمل فرہنگ مرتب ہو چکے ہیں۔ کچھ فرہنگوں میں اردو کلام کو سمجھنے کے لیے الفاظ و تراکیب کے ساتھ ساتھ اہل علم جن کا تذکرہ کلام اقبال میں ہے ان کا مختصر تعارف بھی شامل کیا گیا ہے۔ الفاظ کے لفظی اور اصطلاحی دونوں معانی درج کیے گئے ہیں۔

فرہنگیں جو کسی متن میں موجود صرف محاورات کا احاطہ کرتی ہیں۔۳۔ ایسی فرہنگیں جو صرف متن میں موجود تلمیحات پر مشتمل ہوتی ہیں۔۴۔ کثیر المتنی فرہنگیں، ایسی فرہنگیں جن میں ایک سے زیادہ متون کے الفاظ شامل ہوں''(بانو،۲۰۱۵ء، ۱۰)۔اگر فرہنگوں کی روایت کا جائزہ لیا جائے تو اردو میں سب سے زیادہ ادبی طرز کی فرہنگیں مرتب ہوئی ہیں۔ ادبی فرہنگ دراصل کسی ادیب یا شاعر کے پورے کلام کا احاطہ کرتی ہیں۔ ادبی فرہنگوں کی اقسام میں کچھ فرہنگیں شاعر یا ادیب کے پورے متن کا احاطہ کرتی ہیں ۔ بعض میں متن میں موجود محاورات کا احاطہ کیا جاتا ہے ۔ بعض صرف متن میں موجود تلمیحات کے بارے میں اور بعض ایسی فرہنگیں بھی ہیں جن میں ایک سے زیادہ متون کا احاطہ کیا جاتا ہے۔

تابٔ حسین نقوی کہتے ہیں کہ شاعر یا ادیب وغیرہ کی فرہنگ مرتب کرنے کے لیے جو زیادہ اہم بات ہے وہ زبان و بیان کا کلام ، متعلقہ زبان سے قارئین کے لیے مواد کی فراہمی، شاعر یا ادیب اپنے عصر کا اہل زبان ہو اور اس کی بات چیت کو بطور سند پیش کیا جا سکے۔ اس کے کلام میں اصطلاحات و محاورات بکثرت پائے جاتے ہوں(نقوی، ۱۹۷۵ء،۱۳)۔ خلیق انجم کے خیال میں قدیم شعرا یا ادیب کے وہ الفاظ شامل ہونے چاہیے جو موجودہ دور میں متروک ہو چکے ہیں یا ان کے معانی تبدیل ہو گئے ہیں(انجم، ۲۰۱۳ء، پیش لفظ)۔ اس طرح کی فرہنگ مرتب کرتے ہوئے لسانی تبدیلیاں جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ وقوع پذیر ہوئی ہیں کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے۔

رشید حسن خاں کے مطابق تلمیحات کے حوالے سے مرتب کی جانے والی فرہنگوں میں متن میں شامل تلمیحات کو درج کر کے اس کی وضاحت کی جاتی ہے۔ ہر تلمیح کا مطلب الگ ہوتا ہے۔ دنیا کی ترقی یافتہ زبانیں تلمیحات کا بکثرت استعال کرتی ہیں ۔ قصّوں اور کہانیوں وغیرہ کو بیان کرنے میں استعال ہونے والے وقت کو تلمیحات کا استعمال کر کے بچایا جا سکتا ہے (خاں،۲۰۱۳ء،۱۰)۔ تلمیحات متن میں بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ تلمیحات کے ذریعے تاریخ اور مذہبی روایات کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔

کا تحقیقی مقالہ ہے جس میں نہ صرف انہوں نے کلام اقبال کی تلمیحات و اشارات کی تشریح کی ہے۔ بل کہ قرآن کریم، احادیث نبوی، صوفیہ کرام اور مشرق و مغرب کے فلسفیانہ ادب سے متعلق اقبال کے بنیادی تصورات کو بھی واضح کیا ہے "(اختر النساء،۲۰۱۵ء،۲۴)۔

فرہنگ اقبال(اردو)

"فرہنگ اقبال(اردو)" اقبالیات کے موضوع پر نسیم امروہوی کا ایک اہم کارنامہ ہے۔ رئیس امروہوی نے اس فرہنگ کا پیش لفظ "اقبالیات: کچھ تشریحات، کچھ انکشافات" کے عنوان سے رئیس لکھا ہے۔ اقبال کے اردو کے تمام مجموعہ ہائے کلام یعنی بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم اور ارمغانِ حجاز کے علاوہ باقیات اقبال اور اخبارات و رسائل میں شائع ہونے والا کلام بھی شامل ہے۔ "فرہنگ اقبال(اردو)" کا خاص وصف وہ وضاحتیں ہیں جو نسیم امروہوی نے کلام اقبال میں آنے والی تلمیحات و استعارات کے سلسلے میں کی ہیں۔ علاوہ بریں علامہ اقبال کے اشعار سے متعلق اشخاص کا خاکہ اور تعارف بھی تحریر کر دیا گیا ہے۔ پیش لفظ میں رئیس امروہوی یوں رقم طراز ہیں: "زیرِ نظر فرہنگ میں علامہ کے وہ تمام اشعار و منظومات جو رسائل و اخبارات میں ان کی حیات مستعار کے دوران ان کی مرضی سے شائع ہوئے تھے اور اب ان کے دواوین میں نظر نہیں آتے، یکجا کر دیے گئے ہیں۔ یہی نہیں بل کہ ان کا اصلی مآخذ (مع صفحہ و تاریخ) سے باقیات سے لے کر ان الفاظ و تراکیب کے معنی و مطالب درج کیے گئے ہیں اور ان کی وجہ تصنیف بھی بتائی گئی ہے "(امروہوی،۱۹۸۴ء،۷)۔

آٹھ سو ستر صفحات پر مشتمل یہ ضخیم فرہنگ اظہار سنز اردو بازار لاہور نے پہلی بار ۱۹۸۴ء میں شائع کی۔ پیش لفظ کے صفحات ان کے علاوہ ہیں۔ نسیم امروہوی "فرہنگ اقبال (اردو)" کی تالیف کے سلسلے میں لاہور میں سید اظہار الحسن رضوی کے ہاں مقیم رہے۔ "فرہنگ اقبال(اردو)" کی اشاعت کے بعد اس کی تقریب رونمائی بھی لاہور میں ہوئی۔ اس کے بارے میں ڈاکٹر ہلال نقوی کہتے ہیں: " اس کی تقریب رونمائی لاہور کے ہلٹن ہوٹل میں ہوئی۔ اس وقت کے وفاقی وزیر تعلیم ڈاکٹر محمد افضل صاحب نے صدارت کی۔ ڈائریکٹر اقبال

بعض فرہنگوں میں اردو اور فارسی الفاظ کو الفبائی ترتیب میں رکھا گیا ہے۔ پہلے اردو کلام میں اس کے بعد فارسی کلام میں مستعمل الفاظ، اسماء، اماکن اور واقعات کی مفصل وضاحت موجود ہے اور حواشی میں مآخذ کو درج کیا گیا ہے۔

مطالب اقبال

"مطالب اقبال" مقبول انور داؤدی کی کلام اقبال (اردو) کے الفاظ پر مشتمل فرہنگ ہے جس میں انھوں نے الف بائی ترتیب سے اردو کلام میں شامل تمام الفاظ کے معانی بیان کیے ہیں۔ اس میں ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے اردو کلام کی تفہیم کے لیے الفاظ و تراکیب کے ساتھ ساتھ کلام اقبال میں شامل اہلِ علم اشخاص کا مختصر تذکرہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ الفاظ کے لفظی معانی کے ساتھ اصطلاحی معانی بھی تحریر کیے گئے ہیں (اختر النساء،۲۰۱۵ء،۲۳) ۔

مطالعۂ تلمیحات واشاراتِ اقبال

اکبر حسین قریشی کا پی ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ "مطالعۂ تلمیحات و اشاراتِ اقبال" ہے۔ اس مقالہ میں انھوں نے کلام اقبال کی تلمیحات و اشارات کی تشریح کی ہے۔ اقبال کی تلمیحات و اشارات پر مشتمل یہ کتابی شکل میں اقبال اکادمی پاکستان سے ۱۹۸۶ء میں شائع ہوئی۔ یہ فرہنگ کل ۶۳۶ صفحات اور دس ابواب پر مشتمل ہے ۔ شامل ابواب میں اقبال کا ماحول اور شخصیت، تلمیحات، تلمیحات حدیث، فلسفیانہ تلمیحات، تاریخی تلمیحات، سیاسی تلمیحات، اقبال کے کلام میں شعرا مشرق و مغرب کا ذکر، اقبال کے کلام میں بعض خاص شخصیتوں کا ذکر، اقبال کی بعض نظموں کے مآخذ اور تلمیحات و اشارات کی روشنی میں اقبال کے رجحانات پر ایک نظر ہیں۔ طریقہ اندراج اس طرح ہے کہ پہلے شعر درج کیا گیا ہے پھر اس میں موجود تلمیح کی وضاحت کی گئی ہے۔ زیادہ تر تلمیحات کی زیادہ وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ اقبال کے کلام میں موجود زیادہ تر تلمیحات کو اس کتاب میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اقبال کے کلام میں موجود تلمیحات کو سمجھنے میں یہ ایک اہم کتاب ہے۔ ڈاکٹر اختر النساء کے مطابق: "اکبر حسین قریشی کا پی ایچ ڈی

نسیم امروہوی نے "فرہنگ اقبال (فارسی)" میں علامہ اقبال کے اردو کلام میں شامل فارسی اشعار اور مصرعوں کو بھی شامل کر دیا ہے۔ اس کے بارے میں وہ ڈاکٹر ہلال نقوی کو ایک خط میں لکھتے ہیں :"میں نے اس فرہنگ فارسی میں اقبال کی اردو شاعری کے دواوین سے بھی وہ تمام مصرعہ شعر اور بند لیے ہیں جو فارسی میں ہیں "(امروہوی، ۱۹۸۹ء، پیش لفظ)۔

نسیم امروہوی دسمبر ۱۹۸۶ء میں اپنے پوتے نعیم رضا کی حادثاتی موت کے بعد بیمار رہنے لگے تھے ۔ چنانچہ فرہنگ اقبال (فارسی) کا بقیہ کام ان کی وفات کے بعد نصیر شادانی نے مکمل کیا۔ اس کا ذکر خود نسیم امروہوی کے ایک خط میں موجود ہے۔ یہ خط انھوں نے کارڈیو ہسپتال کراچی سے ناشر فرہنگ سید اظہار الحسن رضوی کو ۱۹ فروری ۱۹۸۷ء میں لکھا:"موت و حیات کا اعتبار نہیں۔ طاقت جواب دے چکی ہے ۔ اس لیے دفع مرض کے بعد بھی زندگی کا کیا بھروسہ۔ آپ کا کچھ رہ گیا تو معاف کر دیں۔ نصیر صاحب سے کام مکمل کرالیں۔ وہ میرے پرانے میرٹھ (زمانہ تعلیم) کے دوست ہیں۔ صرف ان کا ، یا میرا اور ان کا (دونوں) کا نام دے دیں ، نظر ثانی نہ لکھیں'(ہاشمی، ۱۹۸۷ء، ۶۴)۔

توضیحات اقبال

"توضیحات اقبال" یہ خواجہ عبدالحمید یزدانی کی تالیف ہے اسے بزمِ اقبال لاہور نے ۱۹۹۳ء میں شائع کیا۔ اس کتاب کا مقصد ایف اے کے سلیبس کے متعلق ترجمہ و تشریح تھا اس لیے انھوں نے اس میں شعر کی تشریح سے پہلے اہم الفاظ کے معانی درج کر دیے ہیں۔ یہ کتاب خصوصاً ایف اے کے طلبہ کے لیے فارسی سمجھنے میں بہت معاون ہے ۔ خواجہ عبدالحمید یزدانی نے بی اے کے طلبہ کے لیے بھی "توضیحات اقبال" کے نام سے ۱۹۹۳ء میں بزم اقبال لاہور سے کتاب شائع کی جس میں بی۔اے کے نصاب کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس میں بھی "تشریحات اقبال" کی طرح شروع میں "لغت" کے عنوان سے اہم الفاظ کے معانی درج کیے گئے ہیں۔ تاکہ شعر کے مفہوم کے متعلق آسانی ہو۔

اکیڈمی مرزا منور صاحب نے مقالہ پڑھا۔ مشکور حسین یاد نے زبانی تقریر کی "(نقوی، ۱۹۹۱ء، ۲۷۱)۔

فرہنگ اقبال (فارسی)

"فرہنگ اقبال (فارسی)" نسیم امروہوی نے "فرہنگ اقبال (اردو)" کی تکمیل کے بعد تالیف کرنا شروع کی ۔ ان دنوں وہ رحمان پورہ میں اظہار الحسن رضوی کے ہاں مقیم تھے ۔ نسیم امروہوی ایک خط میں سید قمر رضوی کو لکھتے ہیں۔"میں یہاں اقبال کے کل کلام فارسی کی ایک فرہنگ مرتب کر رہا ہوں۔ اردو کلام کی ایسی ہی فرہنگ مرتب ہو کر طبع ہو چکی ہے ۔ اب جلد بندی میں ہے اور جلد شائع ہو جائے گی ۔ موجودہ کلام سے ابھی کم و بیش ڈیڑھ پونے دو ماہ میں فراغت ہو گی "(نقوی، ۱۹۹۱ء، ۳۳۳)۔

فرہنگ اقبال (فارسی) اقبالیات کے موضوع پر نسیم امروہوی کا دوسرا اہم کارنامہ ہے ۔ یہ فرہنگ نسیم امروہوی کی وفات کے بعد ۱۹۸۹ء میں اظہار سنز لاہور نے ڈاکٹر ہلال نقوی کے مقدمے کے ساتھ شائع کی ۔ نو سو ستائیس صفحات پر مشتمل یہ ضخیم لغت اقبال کے تمام سات فارسی دواوین، باقیات اقبال اور اخبارات و رسائل میں علامہ اقبال کے بکھرے ہوئے فارسی کلام کے الفاظ و تراکیب کی تشریح سے مزیّن ہے۔ علامہ اقبال کے فارسی کلام میں جن شخصیات کا ذکر آیا ہے نسیم امروہوی نے ان شخصیات کا مکمل سوانحی خاکہ اور تعارف بھی پیش کیا ہے۔

"فرہنگ اقبال (فارسی)" میں ڈاکٹر ہلال نقوی کے مقدمے سے پہلے "معاصرین کی نظر" کے عنوان سے نسیم امروہوی کے ہم عصر شعرا اور ادباء کی مختصر مگر جامع آراء شامل فرہنگ کی گئی ہیں۔ جس میں اردو لغت بورڈ کراچی میں کام کرنے والے ان کے رفقاء کار کی آراء زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔ مقدمے کے بعد ناشر فرہنگ سید اظہار الحسن نے "فرہنگ اقبال پس منظر اور پیش منظر" کے عنوان سے لغت اور لسانیات سے نسیم امروہوی کی گہری دلچسپی کا تذکرہ کیا ہے۔ قارئین کی سہولت کے پیش نظر دواوین سے متعلق مخففات اور رموز و اشارات سے متعلق کچھ وضاحتیں فرہنگ کے شروع میں دی گئی ہیں۔

یکجا کر کے وضاحت کے ساتھ پیش کر دیا جائے، جس کی صراحت کے لیے متعدد فرہنگیں ناکافی محسوس ہوتی ہیں۔ دوسرا اہم مقصد یہ ہے کہ کلیات اقبال (اردو) کے وہ الفاظ و اصطلاحات، علامات جو کسی لغت یا فرہنگ میں موجود نہیں ہیں انھیں کتابی شکل میں محفوظ کر دیا جائے" (بیگم، ۲۰۱۰ء، ۴۶)۔

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کی شاعری میں مستعمل اصطلاحات، تلمیحات اور علامات کہیں کہیں اتنی مشکل ہیں کہ عام قاری ان کی تفہیم نہیں کر سکتا۔ اِس لیے بعض اوقات کم علمی کے باعث اِسے غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ "فرہنگ کلیات اقبال (اردو)" میں الفاظ کے معانی معیاری اور مستند لغات کا حوالہ دے کر لکھے گئے ہیں۔ تلمیحات کی وضاحت بھی جامع طریقے سے کی گئی ہے۔

تلمیحات اقبال

"تلمیحات اقبال" اقبال کے کلام میں شامل تلمیحات کی فرہنگ ہے۔ اس کو عابد علی عابد نے ۲۰۱۲ء کو مرتب کیا۔ یہ تلمیحات کی تشریح پر مشتمل فرہنگ ہے البتہ اس میں تمام تلمیحات درج نہیں کی گئی ہیں لیکن یہ ایک عمدہ کاوش ہے۔"تلمیحات اقبال میں پورے کلام اقبال (اردو اور فارسی) کو الفبائی ترتیب میں رکھا گیا ہے۔ پہلے اردو کلام پھر فارسی کلام میں مستعمل الفاظ، اسماء، اماکن اور واقعات کی مفصل وضاحت موجود ہے۔ مآخذ کی نشان دہی حواشی میں کر دی گئی ہے" (اختر النساء، ۲۰۱۵ء، ۲۴)۔

حاصل کلام

مذکورہ فرہنگوں میں الفاظ کے لفظی اور اصطلاحی دونوں معانی درج کیے گئے ہیں۔ الفاظ کو الفبائی ترتیب میں رکھا گیا ہے۔ تفہیم اقبال کو سمجھنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اقبال کی شاعری مختلف اوقات کے لحاظ سے ایک ہی معنی و تفہیم پر مشتمل نہیں ہے۔ اقبال کے کلام کی تفہیم کرنے والوں نے اپنے عقیدے اور مسلک کے مطابق تفہیم کی۔ اس طرح سے نقصان یہ ہوا کہ درست تفہیم نہ ہو پائی۔ اقبال کے کلام کو جتنی بار پڑھا جائے نئے معانی سامنے آتے ہیں۔ کلام اقبال کی فرہنگ مرتب کرنے سے ادب، لسانیات اور اقبالیات کے علوم میں خاطر خواہ

(آسان) کلیات اقبال (اردو)

"(آسان) کلیات اقبال (اردو) مع فرہنگ" ۲۰۰۱ء میں شائع ہوئی۔ یہ فرہنگ خواجہ حمید یزدانی کی تصنیف ہے۔ اسے کاک پرنٹرس دہلی (انڈیا) نے شائع کیا۔ یہ فرہنگ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کے تمام مجموعہ ہائے اردو کلام کے الفاظ اور معانی پر مشتمل فرہنگ ہے۔ اس فرہنگ کے بارے میں ڈاکٹر رخسانہ بیگم کہتی ہیں: "گو کہ کلیات اقبال (اردو) کی یہ تسہیل بچوں کے لئے کی گئی ہے مگر میری رائے میں اس سے بڑے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ خواجہ حمید یزدانی صاحب نے فرہنگ اس طرح تیار کی ہیں کہ متوسط استعداد کے قارئین بھی اقبال فہمی کے ابتدائی تقاضے پورے کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ یزدانی صاحب اہل علم و تحقیق اور ماہرین اقبالیات میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں اور فارسی اور اردو میں متعدد گراں قدر چیزیں ان کے قلم سے نکلی ہیں" (بیگم، ۲۰۱۰ء، ۴۴)۔

یہ فرہنگ ان لوگوں کے لئے بھی فائدہ مند ہے جنھوں نے انگریزی کو ذریعہ تعلیم بنایا ہے۔ اس کے اہم مقاصد میں کلام اقبال (اردو) میں مستعمل اہم الفاظ، مشکل الفاظ، ضرب الامثال، محاورات، روزمرہ، اصطلاحات، علامات، تلمیحات وغیرہ کو وضاحت کے ساتھ پیش کر دیا گیا ہے۔

فرہنگ کلیات اقبال (اردو)

"فرہنگ کلیات اقبال (اردو)" ۲۰۱۰ء میں شائع ہوئی۔ یہ ڈاکٹر رخسانہ بیگم کی تصنیف ہے۔ یہ انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی کے تعاون سے انڈین پرنٹنگ پریس، مراد آباد (انڈیا) سے شائع ہوئی۔ یہ فرہنگ ۷۳۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ خصوصیات کے اعتبار سے یہ فرہنگ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کے چاروں مجموعہ ہائے کلام اردو بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم اور ارمغان حجاز کے سبھی الفاظ اور معانی پر مشتمل ہے۔ اس فرہنگ کے بارے میں ڈاکٹر رخسانہ بیگم یوں رقم طراز ہیں: "لہٰذا فرہنگ کلیات اقبال (اردو) کو مرتب کرنے کا اولین اور اہم مقصد تو یہی ہے کہ کلام اقبال اردو میں مستعمل مشکل الفاظ، اہم الفاظ، محاورات، ضرب المثل، روزمرہ اصطلاحات، تلمیحات، علامات وغیرہ کو

اضافہ ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ مشاہیر اسلام میں علامہ اقبال ایک بلند مقام کے حامل ہیں۔ ان کے کلام کی فرہنگ مرتب کرنا بہت محنت طلب اور وسیع مطالعہ کے بغیر ممکن نہیں۔ فرہنگ نویسی کی روایت میں کلامِ اقبال پر فرہنگ مرتب کرنا ایک عمدہ کاوش ہے۔ مذکورہ تمام فرہنگ نویسوں نے تفہیم اقبال کے لیے جو کوشش کی ہے اس سے اقبالیات، لسانیات اور ادب کے قارئین کو بہت فائدہ ہوا ہے۔

تجاویز وسفارشات

کلامِ اقبال کی فرہنگ مرتب کرنے کے حوالے سے درج ذیل سفارشات کی جاتی ہیں:

- کلامِ اقبال کی فرہنگ جدید سائنسی اصولوں کے مطابق مرتب کی جانی چاہیے۔
- فرہنگ کو مرتب کرتے وقت کسی ایک شخص کی بجائے ایک کمیٹی تشکیل دینی چاہیے۔
- کلامِ اقبال میں شامل تمام الفاظ کو لغوی اور مرادی معانی کے حوالے سے مرتب کرنا چاہیے۔

References:

Abdul Hameed, (1989), Jami Al-Lughat, Lahore: Volume II, Urdu Science Board

Durakhshani, Maqbool Baig, (2004), Feroze Al-Laghat (Farsi-Urdu), Lahore: Feroze Sons.

Tabsum, Shahina, (1983), Farhang Kalam Mir (with case), Delhi: Aziz Printing Press, p.15

Ansari, Muhammad Ziauddin, Dr. (1998) Urdu Masnavi Ki Farhang, New Delhi: Liberty Art Press, p.9.

Abdul Haq, Maulvi, (1977), Laghat Kabir, Volume II, Karachi: Anjuman Traqhi Urdu, p.49

Abdul Rasheed, (2012), Farhang Mir- Chirag Hidayat ki Roshni mein, Lahore: Maktaba Jamal, Urdu Bazar, Foreword.

B.A, Ahmad Din (S.N.), Sargashat Alfaz, Lahore: Sheikh Ghulam Ali and Sons, Kashmiri Bazaar, p.30.

Bano, Gulbaz, (2015), Urdu mein Farhang Navesi ki Riwaiyat ka Tehqiqi o Tanqidi Jaiza, Sargodha: Sargodha University, (Dissertation for Ph.D. Department of Urdu) Unpublished, p.10

Naqvi, Taib Hussain, (1975), Farhang Inis, Volume I, Delhi: Jamal Printing Press, p.13

Khan, Rasheed Hasan, (2013), Classic Adab ki Farhang, (Foreword) Khaliq Anjum, Lahore: Majlis Tarqi Adab, p.10

Sultana, Kishwar, (1972),Urdu Shairi mein Qur'anic Taleemat, Jamshoro: University of Sindh, (Dissertation for Ph.D. Urdu) Unpublished, p.47.

See for detail, Bano, Gulbaz, (2015), Urdu mein Farhang Navesi ki Riwaiyat ka Tehqiqi o Tanqidi Jaiza,, p. 17

See for detail, Bano, Gulbaz, (2015), Urdu mein Farhang Navesi ki Riwaiyat ka Tehqiqi o Tanqidi Jaiza,, p.105

Akhtar al-Nisa, Dr. (2015), Sharuh-e Kalam-i Iqbal, Lahore, Bazm Iqbal, p.23

See for detail, Akhtar al-Nisa, Dr. (2015), Sharuh-e Kalam-i Iqbal,p. 24

Amrohavi, Naseem (1984), Farhang Iqbal (Urdu), Lahore: Izhar Sons Urdu Bazar, p.7

Naqvi, Hilal, Dr. (1991), including "Armaghan Naseem", Pakistan: Anjuman Sadat Amroha, p. 271

Naqvi, Hilal, Dr., (1991), including "Armaghan Naseem" above, p.333

Amrohavi, Naseem (1989), Farhang Iqbal (Farsi), Lahore: Izhar Sons Urdu Bazar, Muqadama.

Hashmi, Shabiya Al Hasan (1987), including "Bajhi Woh Shama", Lahore: Izhar Sons Urdu Bazar, p. 64.

Begum, Rukhsana, Dr. (2010), Farhang Kaliat Iqbal (Urdu), Moradabad (India): Indian Printing Press, p.44

See for detail, Begum, Rukhsana, Dr. (2010), Farhang Kaliat Iqbal (Urdu), p. 46

See for detail, Akhtar al-Nisa, Dr., Sharuh-e-Kalam-e-Iqbal, p. 24